پیش نظر اب مطالعۂ مذاہب کے ساتھ تقابل ومقارنہ پر مشتمل کتابیں بھی لکھی جارہی ہیں اوراس کا رجحان بڑھا ہے۔اس کتاب میں تقابل ومقارنہ نہیں کیا گیا ہے۔ دوسرے، کتاب میں مصنف کے پیش نظر ثانوی ماخذ ومراجع رہے ہیں، جب کہ کسی مذہب پر گفتگو یا تحقیق و تصنیف کے وقت اس کی اصل کتابوں کے حوالے دینے چاہییں، تاکہ بات مستند اور رائے پختہ ہو۔تبصرہ نگار کی نزدیک کتاب کا نام صرف 'ہندوستانی مذاہب' زیادہ موزوں ہے۔

امید ہے کہ مطالعۂ مذاہب کا ذوق رکھنے والے اس کتاب کی پزیرائی کریں گے اور مدارس وجامعات کے طلبہ وطالبات بھی اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

(عبدالحی اثری)

علامہ سید سلیمان ندویؒ کے تفسیری نکات (جلد اول) مولانا محمد فرمان ندوی

ناشر: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ، ۲۰۱۵ء صفحات ۴۴۵، قیمت: ۳۰۰ روپے

علامہ سید سلیمان ندویؒ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی دینی فہم وبصیرت سے نوازا تھا۔ وہ مؤرخ، سیرت نگار اور ادیب کی حیثیت سے معروف ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید سے ان کا گہرا ربط وتعلق تھا، جس کا عکس ان کی تصانیف میں نظر آتا ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ رقم طراز ہیں کہ: ''فہم قرآن میں ان کا پایہ بلند تھا، ہندستان ہی نہیں، بلکہ تحتی براعظم میں بھی کوئی شخص نہیں ملا جس کا مطالعۂ قرآن اتنا وسیع وعمیق ہو۔اس غائر مطالعہ کی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان وادب، بلاغت اور اعجازِ قرآنی کا ان کا مطالعہ بہت وسیع وعمیق تھا۔'' سید صاحب کا معمول تھا کہ تلاوتِ قرآن کے دوران آیات کی باریکیوں کو سمجھتے اور ان کے معانی اور تعلیمات پر غور وتدبر کرکے خاص نکات کو نوٹ فرمالیا کرتے تھے۔ یہ تفسیری نکات ان کی مختلف کتابوں اور تصنیفات میں حسبِ موقع آئے ہیں۔انہی کا انتخاب پیش نظر مجموعہ میں پیش کیا گیا ہے۔ان کی ترتیب کی خدمت مولانا محمد فرمان ندوی نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے انجام دی ہے۔ کتابی صورت میں لانے کے لیے ابواب بندی، پھر ذیلی عنوانات میں تقسیم ایک مشکل اور دقت طلب کام ہے۔ اس کا اندازہ اہل قلم ہی لگا سکتے ہیں۔مرتب کی یہ کاوش یقینا ان کی ترتیبی

صلاحیت کی بہترین نمائندگی کرتی ہے۔ کتاب پر مولانا سید محمد واضح رشید ندوی کے قلم سے عرض ناشر، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا مقدمہ، سید صاحب کے فرزند ڈاکٹر سید سلمان ندوی کی تقریظ اور ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کا پیش لفظ ہے۔ ان تحریروں سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔

زیر تبصرہ مجموعے کو یوں تو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، لیکن جلد اول میں صرف چار ابواب شامل ہیں۔ پہلا باب علامہ کی حیات اور ان کے تفسیری مزاج پر ہے۔ اس میں ان کے خاندانی پس منظر، تعلیم و تربیت، مشہور اساتذہ جن سے کسب فیض کیا، تعلیمی و ملی خدمات، قرآن مجید کی تعلیم اور اس میں غیر معمولی شغف، ترجمۂ قرآن، دوسرے تراجم سے موازنہ، قرآن کی تفسیر قرآن سے، قرآن کی تفسیر حدیث سے، مقاطعِ آیات پر غور و تدبر اور آیاتِ قرآنی کا باہمی ربط و تعلق جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں وہ مکتوبات اور مقالات شامل ہیں جن میں آیاتِ قرآنی سے استدلال کیا گیا ہے۔ مولانا مسعود عالم ندویؒ کی مرتبہ 'مکاتیب سلیمان'، مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کی 'مکتوبات سلیما'' اور ڈاکٹر غلام محمد حیدرآبادیؒ کی 'تذکرۂ سلیمان' سے خطوط نقل کیے گئے ہیں، جنھیں پڑھ کر علامہ کے فہم قرآن میں گہری بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ندوۃ العلماء میں قرآن کے استاذ مولانا محمد اویس نگرامی ندویؒ کی علامہ سے مراسلت رہی ہے، اس سلسلے کے صرف وہ خطوط شامل کیے گئے ہیں جو قرآنی مباحث سے متعلق ہیں۔ تیسرے باب میں قرآنی الفاظ کی تشریحات پیش کی گئی ہیں، جو ان کی مختلف کتابوں میں مذکور ہیں۔ اسماء حسنیٰ، اسماء قرآن، اعلام القرآن، اقوام قرآن، امکنۂ قرآن اور الفاظ قرآن کے مطالب بڑے دل نشیں انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ باب چہارم میں تفسیری نکات مذکور ہیں۔ اس کی ابتدا سورۂ فاتحہ کی تشریحات سے ہوئی ہے، جو مستقل رسالہ کی شکل میں پہلے سے ہی شائع شدہ ہے۔ اس کے علاوہ بعض دیگر نکات، مثلاً اسلام کی معنویت، اسمائے حسنیٰ کی معنویت، غیب کی حقیقت، نبی کا مشن اور روزہ کی مشروعیت جیسے موضوعات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ باقی تین ابواب، جو تفسیری افادات،